السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کسی شخص کے پاس ایک یتیم ہو'یتیم کے پاس مال بھی ہواور وہ شخص یتیم کی مصلحتوں کا خیال بھی رکھتا ہو توکیا اس کےلیے یتیم کے مال میں تصرف کرنا جائز ہے'جب کہ یتیم کا اصل مال محفوظ ہو اور وہ اسے واپس بھی لوٹا دے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یتیموں کی اصلاح کا حکم دیا ہے اوراحسن طریقوں کے بغیر ان کے اموال کے پاس جانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَيَسـَٔلونَكَ عَنِ اليَتـٰمىٰ ۖ قُل إِصلاحٌ لَهُم خَيرٌ ۖ وَإِن تُخالِطوهُم فَإِخوٰنُكُم ۚ وَاللَّهُ يَعلَمُ المُفسِدَ مِنَ المُصلِحِ ... ۲۲۰ ... سورة البقرة

''اور آپ سے یتیموں کے بارے میں بھی دریافت کرتے ہیں ۔کہہ دیجئے !ان کی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے اوراگر تم ان سے مل جل کر رہنا (یعنی خرچ اکھٹا رکھنا)چاہو تووہ تمہارے بھائی ہیں اوراللہ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اوراصلاح کرنے والا کون ۔''

اور فرمایا:

وَلا تَقرَبوا مالَ اليَتيمِ إِلّا بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ حَتّىٰ يَبلُغَ أَشُدَّهُ ... ۳٤ ... سورة الاسراء

''اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگرایسے طریق سے کہ وہ بہت ہی پسندیدہ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے ۔''

پس یتیم کے والی (اور سرپرست) کےلیے یہ واجب ہے کہ وہ ان دونوں آیتوں کے مطابق عمل کرے 'یعنی یتیموں کے اموال کی اصلاح کی جائے اوران کے بڑھانے اوران کی حفاظت کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہ کیا جائے خواہ انہیں تجارت میں لگا دیا جائے یا کسی قابل اعتماد شخص کو دےدیے جائیں 'جو نفع میں اپنے نصف حصہ وغیرہ پر جیسا کہ وہاں کا عرف ہو'انہیں تجارت میں لگائے اوراگر وہ سارا نفع ہی یتیم کو دے دے تو یہ بہت بہتر اورافضل ہے ۔باقی رہا یتیم کے ولی (اور سرپرست) کا یتیم کے اموال میں ایسا تصرف کرنا جس سے یتیم کی بجائے خوداسے فائدہ پہنچے 'اس کی ضرورتیں پوری ہوں 'اوراس کی تجارت پروان چڑھے توجیسا کہ ظاہر ہے یہ جائز نہیں کیونکہ یہ یتیم کے مال کی اصلاح نہیں ہے اورنہ احسن طریقے سے اس کے مال کے قریب جانا ہے اوراگر وہ مال کو اس لیے خرچ کرے جب کہ استعمال نہ کرنے کی صورت میں مال کے ضائع یا چوری ہونے کا اندیشہ ہو اور کوئی ایسا قابل اعتماد شخص بھی نہ ہو جسے مال بطور مضاربت دیا جاسکے تو ایسی صورت میں مال کے ضائع یا چوری ہونے کا اندیشہ ہو اور کوئی ایسا قابل اعتماد شخص بھی نہ ہو جسے مال بطور مضاربت دیا جاسکے تو ایسی صورت میں مال کو خرچ کرنا اصلاح اورمال یتیم کی حفاظت ہوگا بشرطیکہ والی مال دار ہو اوراس کے پاس مال باقی رہنے کی صورت میں خطرے کی کوئی بات نہ ہو خلاصہ کلام یہ ہے کہ یتیم کے ولی کے کےلیے واجب یہ ہے کہ وہ ایسے طریق کار کو اختیار کرے 'جس میں یتیم کی بے حد اصلاح ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مفسد کون ہے اور مصلح کون اور پھر وہ ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق جزا دے گا ۔اگر اچھے عمل کیا تو جزائے خیر سے نوازے گا اوراگر برا عمل کیا تو بری سزا دے گا ۔ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص376

محدث فتویٰ